روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
ہفتہ 16 فروری 2013ء 5 ربیع الثانی 1434 ہجری 16 تبلیغ 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 39

رسول اللہؐ ۔ مزکیٔ کامل

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی۔

اور اے ہمارے رب! تو ان میں انہی میں سے ایک عظیم رسول مبعوث کر جو ان پر تیری آیات کی تلاوت کرے اور انہیں کتاب کی تعلیم دے اور (اس کی) حکمت بھی سکھائے اور ان کا تزکیہ کردے۔ یقیناً تو ہی کامل غلبہ والا (اور) حکمت والا ہے۔ (سورۃ البقرہ آیت 130)

اخلاق عالیہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک سفر میں رسول اللہؐ کے ساتھ مجھے ایک رات گزارنے کا موقع ملا۔ آپؐ نے بسم اللہ کی تلاوت شروع کی اور رو پڑے یہاں تک کہ روتے روتے گر گئے۔ پھر بیس مرتبہ بسم اللہ پڑھی ہر دفعہ آپؐ روتے روتے گر پڑتے۔ آخر میں مجھے فرمانے لگے وہ شخص بہت ہی نامراد ہے جس پر رحمٰن اور رحیم خدا بھی رحم نہ کرے۔

(الوفا باحوال المصطفیٰ لابن جوزی ص 549 بیروت)

حضرت عبداللہؓ بن عمر بیان کرتے ہیں کہ رسول کریمؐ نے ایک شخص کو تلاوت کرتے سنا جو سورۃ مزمل کی اس آیت کی تلاوت کررہا تھا۔ ان لدینا انکالا وجحیما (یعنی ہمارے پاس بیڑیاں اور جہنم ہے) تو نبی کریمؐ مدہوش ہوکر گر پڑے۔

(کنزالعمال جلد 7 ص 206)

کندہ قبیلہ کا وفد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے آپؐ سے کوئی نشانِ صداقت طلب کیا۔ آپؐ نے قرآن شریف کے اعجازی کلام کو بطور ثبوت پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ ایسا کلام ہے جس پر کبھی بھی اثر انداز نہیں ہوسکتا نہ باطل آگے سے نہ پیچھے سے۔ پھر آپؐ نے سورۃ صافات کی ابتدائی چھ آیات کی خوش الحانی سے تلاوت کی۔

ترجمہ: قطار در قطار صف بندی کرنے والی (فوجوں) کی قسم پھر اُن کی جو للکارتے ہوئے ڈپٹنے والیاں ہیں۔ پھر ذکر بلند کرنے والیوں کی۔ یقیناً تمہارا معبود ایک ہی ہے۔ آسمانوں کا بھی ربّ ہے اور زمین کا بھی اور اس کا بھی جو ان دونوں کے درمیان ہے اور تمام مشرقوں کا ربّ ہے۔

یہاں تک تلاوت کر کے رسول اللہؐ رُک گئے کیونکہ آواز بھرا کر گلوگیر ہوگئی تھی۔ آپؐ ساکت وصامت اور بے حس وحرکت بیٹھے تھے۔ آنکھوں سے آنسو رواں تھے جو ٹپ ٹپ داڑھی پر گر رہے تھے۔ کندہ قبیلہ کے لوگ یہ عجیب ماجرا دیکھ کر حیران ہو رہے تھے۔ کہنے لگے کیا آپؐ اپنے بھیجنے والے کے خوف سے روتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا ہاں اسی کا خوف مجھے رُلاتا ہے جس نے مجھے صراطِ مستقیم پر مبعوث فرمایا ہے۔ مجھے تلوار کی دھار کی طرح سیدھا اُس راہ پر چلنا ہے اگر ذرا بھی میں نے اس سے انحراف کیا تو ہلاک ہوجاؤں گا۔

(السیرۃ الحلبیہ جلد 3 ص 227 بیروت)

آپؐ ظہر وعصر کی نمازوں میں سورۃ فاتحہ کے بعد بعض سورتوں کی خاموش تلاوت فرماتے تھے اور مغرب وعشاء وفجر میں فاتحہ کے ساتھ کسی سورت یا حصۂ قرآن کی باآواز بلند تلاوت ہوتی تھی۔

نماز ظہر کی پہلی دو رکعتیں آخری دو رکعتوں سے تلاوت کے لحاظ سے دوگنی لمبی ہوتی تھیں۔ پہلی دو رکعتوں میں سے ہر رکعت میں حضرت ابوسعید خدریؓ کا اندازہ قریباً تیس آیات کے برابر تلاوت کا ہے۔ حضرت جابرؓ بن سمرہ کے مطابق ظہر وعصر میں سورۃ اللیل کی تلاوت ہوتی تھی۔ (جس کی 21 چھوٹی آیات ہیں دوسری روایت میں سورۃ اعلیٰ کی تلاوت کا بھی ذکر ہے) اور فجر کی نماز میں نسبتاً اس سے لمبی تلاوت ہوتی ہے۔

(مسلم کتاب الصلوۃ باب القراءۃ فی الظہر والعصر والفجر)

ضبط تحریر میں لانا

حضرت مصلح موعود نے فرمایا۔

''اب دوسرا سبب قومی تنزل کا یہ بتایا ہے کہ لین دین کے معاملات میں احتیاط سے کام نہیں لیا جاتا قرض دیتے وقت تو دوستی اور محبت کے خیال سے نہ واپسی کی کوئی میعاد مقرر کرائی جاتی ہے اور نہ اسے ضبط تحریر میں لایا جاتا ہے اور جب روپیہ واپس آتا دکھائی نہیں دیتا تو لڑائی جھگڑا شروع کردیا جاتا ہے یہاں تک کہ مقدمات تک نوبت پہنچ جاتی ہے اور تمام دوستی دشمنی میں تبدیل ہوکر رہ جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آپس کے تعلقات کو خراب مت کرو اور قرض دیتے یا لیتے وقت ہماری ان دو ہدایات کو ملحوظ رکھو۔ (اول) یہ کہ جب تم کسی سے قرض لو تو اس قرض کی ادائیگی کا وقت مقرر کرلو۔ (دوم) روپیہ کا لین دین ضبط تحریر میں لے آؤ۔''

(تفسیر کبیر جلد 2 صفحہ 643)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2012ء
مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

ماہر امراض جلد کی آمد

مکرم ڈاکٹر عبدالرفیق سمیع صاحب ماہر امراض جلد مورخہ 24 فروری 2013ء کو فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کے معائنہ کیلئے تشریف لائیں گے۔ ضرورت مند احباب وخواتین سے درخواست ہے کہ وہ موصوف ڈاکٹر صاحب کی خدمات سے استفادہ کیلئے ہسپتال تشریف لائیں اور قبل از وقت اپنی رجسٹریشن پرچی روم میں کروالیں۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رابطہ کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

مشعل راہ

مومن دنیاوی معاملات میں حریص نہیں ہوتا

سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ 30/اپریل 2004ء میں فرماتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ’’کسی بندے کے اندر خدا کے راستے کا غبار اور جہنم کا دھواں کبھی جمع نہیں ہو سکتے۔ اور نہ ہی کسی بندے کے دل میں ایمان اور حرص جمع ہو سکتے ہیں‘‘۔

(سنن نسائی کتاب الجهاد باب فضل من عمل فی سبیل اللّٰہ علی قدمه)

یعنی اللہ تعالیٰ کی راہ میں تکلیفیں اٹھانے والے کبھی جہنم کو نہیں دیکھیں گے۔ ان تک جہنم کا دھواں کبھی نہیں پہنچے گا۔ اور جس کے دل میں مضبوط ایمان ہو، پکا ایمان ہو، مومن ہے تو وہ کبھی بھی دنیاوی معاملات میں حریص نہیں ہو سکتا۔

ایک روایت میں ہے کہ حضرت عبید اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’جس شخص نے دلی اطمینان اور جسمانی صحت کے ساتھ صبح کی اور اس کے پاس ایک دن کی خوراک ہے اس نے گویا ساری دنیا جیت لی۔ اور اس کی ساری نعمتیں اسے مل گئیں۔ (ترمذی کتاب الزهد باب فی الزهاد فی الدنیا) یہ قناعت ہو تبھی میسر آ سکتا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود اس بارہ میں فرماتے ہیں: ’’جس قدر انسان کشمکش سے بچا ہوا ہو اسی قدر اس کی مرادیں پوری ہوتی ہیں، کشمکش والے کے سینہ میں آگ ہوتی ہے اور وہ مصیبت میں پڑا ہوا ہوتا ہے۔ اس دنیا کی زندگی میں بھی یہی آرام ہے کہ کشمکش سے نجات ہو۔ کہتے ہیں ایک شخص گھوڑے پر سوار چلا جاتا تھا راستے میں ایک فقیر بیٹھا تھا جس نے بمشکل اپنا ستر ہی ڈھانکا ہوا تھا۔ اس نے لنگوٹ یا جانگیہ پہنا ہوگا۔ اس نے اس سے پوچھا کہ سائیں جی! کیا حال ہے؟ فقیر نے اسے جواب دیا کہ جس کی ساری مرادیں پوری ہو گئی ہوں اس کا حال کیا ہوتا ہے۔ اس گھوڑ سوار کو تعجب ہوا کہ تمہاری ساری مرادیں کس طرح پوری ہو گئی ہیں۔ فقیر نے کہا جب ساری مرادیں ترک کر دیں تو گویا سب حاصل ہو گیا۔ تو حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ حاصل کلام یہ ہے کہ جب یہ سب حاصل کرنا چاہتا ہے تو تکلیف ہی ہوتی ہے لیکن جب قناعت کر کے سب کچھ چھوڑ دے تو گویا سب کچھ ملنا ہوتا ہے۔ (ملفوظات جلد دوم صفحہ 32۔ جدید ایڈیشن)

ایک روایت ہے کہ: اے آدم کے بیٹے! اگر تو اپنے زائد از ضرورت مال کو خدا کے محتاج بندوں اور دین کے کاموں پر لگائے تو یہ تیرے حق میں بہتر ہوگا۔ اور اگر تو ضرورت سے زیادہ مال کو اہل ضرورت پر خرچ نہیں کرے گا تو آخرکار یہ تیرے حق میں برا ہوگا۔ اور اگر تیرے پاس زائد از ضرورت مال نہیں ہے بلکہ اتنا ہی مال ہے جو تیری بنیادی ضروریات کو پورا کرتا ہے تو اگر تو اس میں سے خرچ نہ کرے تو خرچ نہ کرنے پر اللہ تجھے ملامت نہیں کرے گا۔ اور خرچ کی ابتداء ان لوگوں سے کرو جن کی تم کفالت کرتے ہو۔

(ترمذی)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں بھی ایسے امراء ہیں جو دل کھول کر اپنے مال میں سے علاوہ لازمی چندہ جات کے یا دوسرے وعدوں کے جو روٹین کے چندے ہیں یا تحریکات ہیں ان میں ادائیگی کرتے ہیں اور پھر اس کے بعد (۔) کی تعمیر کے لئے، ہسپتالوں کی تعمیر کے لئے یا دوسرے جماعتی منصوبوں کے لئے چندے دیتے ہیں تو یہ وہ لوگ ہیں جن کو دنیا کی حرص نہیں بلکہ حرص ہے تو صرف یہ کہ خدا راضی ہو جائے اور اس کی جماعت کے لئے خرچ کرنے کی جتنی زیادہ سے زیادہ توفیق پا سکیں، پائیں۔ اللہ کرے کہ ایسے لوگوں کی تعداد جماعت میں بڑھتی چلی جائے جن میں قناعت بھی ہو، قربانی کی روح بھی ہو اور اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کرنے کی حرص بھی ہو۔

(روزنامہ الفضل 27 جولائی 2004ء)

مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب

تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن برطانیہ کی مساعی

سال 2012ء پر ایک نظر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 18 فروری 2012ء کو ایسوسی ایشن کی سالانہ تقریب میں رونق افروز ہوئے اور ممبران سے خطاب فرمایا۔ 113 ممبران اور 21 ایسوسی ایٹ ممبران شامل تھے۔ عشائیہ کے بعد ممبران نے حضور کے ساتھ گروپ تصاویر میں شمولیت کی سعادت پائی۔

18 فروری کو ایسوسی ایشن کے انتخابات منعقد ہوئے جن کی منظوری حضور انور نے عطا فرمائی۔

ایسوسی ایشن کی مجلس انتظامیہ کے اجلاس ہر ماہ باقاعدگی سے منعقد ہوتے رہے۔

ایسوسی ایشن کا انٹرنیٹ گزٹ المنار ہر ماہ باقاعدگی کے ساتھ جاری ہوتا رہا۔ یہ گزٹ جماعت کی ویب سائٹ alislam.org پر Periodicals کے سیکشن میں دیکھا جا سکتا ہے۔

22/اپریل کو برطانیہ کے نیشنل والی بال ٹورنامنٹ میں ایسوسی ایشن کی ٹیم نے نمائشی میچ میں حصہ لیا جو یو۔کے کی نیشنل مجلس عاملہ کے ساتھ ہوا۔ یہ میچ ایسوسی ایشن نے 18-25 پوائنٹ سے جیت لیا۔

ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام مجلس علم و عمل قائم کی گئی۔ 11 مئی 2012ء کو اس کے پہلے اجلاس میں ایک معروف سابق طالب علم مکرم طاہر عارف صاحب نے مہمان خصوصی کے طور پر شرکت کی اور ایک پُر مغز اور پُر لطف مقالہ کالج کی یادوں کے حوالہ سے پیش کیا۔ بعد ازاں آپ نے اپنا بلند پایہ اردو اور پنجابی کلام سنا کر خوب داد وصول کی۔

26 مئی کو برطانیہ کے ایک علمی مرکز آکسفورڈ کا تعلیمی و تفریحی ٹرپ کا انعقاد ہوا جس میں 22 سابق طلبہ نے شرکت کی۔ BALLIOL کالج اور شہر کی دیگر مشہور جگہوں کی سیر کی۔ کھانے کے بعد ایک پُر لطف مجلس ہوئی جس سے سب شرکاء بہت محظوظ ہوئے۔

25/اگست کو ایسوسی ایٹ ممبران کا پہلا اجلاس منعقد ہوا۔ سابق طلبہ کے 20 بچوں نے شرکت کی ان کے علاوہ بعض ممبران بھی موجود تھے۔ پُر لطف پروگرام رہا۔ Open house کی طرز پر سب شرکاء نے پروگرام میں حصہ لیا اور کالج کے زمانہ کی یادوں کو تازہ کیا۔

8 ستمبر کو جلسہ سالانہ برطانیہ کے دوسرے روز دوپہر کے کھانے کے وقت ایسوسی ایشن کا اپنی نوعیت کا پہلا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں دیگر ممالک سے آنے والے اساتذہ اور سابق طلبہ کے علاوہ برطانیہ کے ممبران نے اکٹھے کھانا کھایا۔ بعد ازاں ایک دلچسپ اور معلوماتی پروگرام ہوا جس میں معزز مہمانوں نے کالج کے متعلق خوشگوار یادوں کو تازہ کیا اور بہت دلچسپ واقعات سنائے۔ اجلاس کی صدارت محترم چوہدری حمید اللہ صاحب نے کی۔ مجموعی حاضری 150 سے زائد رہی۔

27/اکتوبر کو عید الاضحیہ کی شام ایسوسی ایشن نے ایک بھرپور اور ایمان افروز نعتیہ مشاعرہ منعقد کرنے کی توفیق پائی جس میں مکرم لئیق احمد عابد صاحب نے مہمان خصوصی کے طور پر شرکت کی۔ ممبر شعراء نے دلوں کو گرمانے والا نعتیہ کلام پیش کیا۔

2 دسمبر کو برطانیہ کے ایک اور تعلیمی مرکز کیمبرج کے تعلیمی اور تفریحی ٹرپ کا اہتمام کیا گیا۔ 19 سابق طلبہ نے شرکت کی۔ سرد موسم کے باوجود ممبران نے کیمبرج کے مشہور کالجوں کی سیر کی اور اجتماعی کھانے سے لطف اٹھایا۔

پاکستان کے نادار اور مستحق طلبہ کی امداد کے طور پر ممبران ایسوسی ایشن کی طرف سے 24/اپریل کو 2 لاکھ روپے کے برابر اور پھر 3/اکتوبر کو مزید 2 لاکھ روپے کے برابر رقم پیش کی گئی۔ اس حوالہ سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صدر ایسوسی ایشن کے نام اپنے خط محررہ 26 نومبر 2012ء میں فرمایا:

’’آپ نے تعلیم الاسلام کالج اولڈ ایسوسی ایشن برطانیہ کی طرف سے پاکستان کے نادار اور مستحق طلبہ کی امداد کیلئے رواں سال کے دوران دوسری مرتبہ 2 لاکھ روپے کے برابر رقم پیش کی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کارِ خیر میں حصہ لینے والے تمام سابق طلبہ کے نفوس و اموال میں برکت عطا فرمائے، اخلاص و وفا میں ترقی دے اور اپنی رضا کی راہوں پر آگے بڑھتا چلا جائے۔‘‘

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع: ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت : دار النصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی جرمنی کے دورہ 2011ء کے دوران

واقفین نو کلاسز میں شفقتوں کے اچھوتے انداز اور انمول و پُر معارف نصائح

مکرم افتخار احمد انور صاحب

واقفین نو جرمنی کے ساتھ حضور انور کی کلاس

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دورہ جرمنی کے دوران مورخہ 19 جون 2011ء کو از راہ شفقت واقفین نو جرمنی کی کلاس میں شرکت فرمائی۔

اس کلاس میں جرمنی بھر کی جماعتوں سے ان 240 واقفین نو نے شمولیت کی سعادت پائی جنہوں نے وکالت وقف نو کے جاری کردہ نصاب کے سالانہ امتحان میں جرمنی بھر میں بالترتیب 250 پوزیشنز حاصل کی تھیں۔ اس کلاس کا امسال کا موضوع افریقہ تھا۔

عزیزم اظہر اقبال نے افریقہ کے دو ممالک بینن (Benin) اور نائیجر (Niger) کا تعارف پیش کیا۔

اس کے بعد عزیزم مرتضیٰ منان، نورالدین اشرف صاحب اور ذیشان احمد نے مل کر خدمت افریقہ کے حوالہ سے درج ذیل ترانہ پیش کیا۔

ہم عہد یہ کرتے ہیں آقا، جب آپ ہمیں فرمائیں گے
ہم افریقہ کی خدمت کو، سب اڑتے اڑتے جائیں گے
جو زخم لگائے مغرب نے، وہ ہم جا کر سہلائیں گے
اور خدمت کیا ہوتی ہے یہ اب، ہم وقف نو بتلائیں گے
ہم اپنے بلالی بھائیوں کو، سینے سے جا کے لگائیں گے
رب نے چاہا تو پژمردہ چہرے اک دن مسکائیں گے
جب جان کا سودا ہم نے کیا، تو تن آسانی سوچنا کیا
ہم صحراؤں کو چھانیں گے، ہم جنگلوں میں گھس جائیں گے
گر جان بھی ہم کو دینی پڑی، ہم ہنس کر جان سے جائیں گے
رکھے گا زمانہ یاد ہمیں وہ نقش وفا بن جائیں گے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ یہ کس نے لکھا ہے؟ نیشنل سیکرٹری صاحب وقف نو مکرم محمود احمد صاحب نے بتایا کہ انہوں نے لکھا ہے۔ حضور انور نے فرمایا آپ شاعر بھی ہیں تھوڑے سے شاعر لگ رہے ہیں۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تمام واقفین کو اہم ہدایات فرمائیں۔

ہدایات حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

یہ عہد صرف ترانے تک نہیں ہونے چاہئیں۔ یہ دل کی آواز ہونی چاہئے۔ یہ نہیں کہ صرف منہ سے کہہ دیا اس کے بعد دوڑ گئے اس لئے ہر واقف نو جو ہے وہ یاد رکھے کہ چاہے وہ کسی بھی فیلڈ میں ہے اس نے اپنی تعلیم سے فارغ ہو کر اپنی خدمات کو پہلے جماعت کے لئے پیش کر دینا ہے جماعت اگر کہے گی، خلیفۂ وقت اگر کہے گا کہ تم لوگ جماعت کی خدمت کے لئے آ جاؤ تو اسی وقت فوراً آ جائیں اور اگر کہا جائے گا کہ دو سال بعد چار سال بعد اور اپنی فیلڈ میں Experience لے کر آؤ تب آئیں۔ پھر اگر کہا جائے کہ اپنا کام کرو پھر کرتے رہیں لیکن یہ فیصلہ آپ نے خود نہیں کرنا بلکہ جماعت نے کرنا ہے خلیفۂ وقت نے کرنا ہے اس لئے یہ یاد رکھیں ہمیشہ۔ نہیں تو یہ صرف ترانے جو ہیں، ایک وقتی جوش ابھارنے کے لئے ہی نہ ہوں یہ مستقل آپ کی زندگی کا حصہ ہوں اور ایک واقف نو کو ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہئے، ہمیشہ میں نصیحت کرتا ہوں کہ اس کا معیار نیکی کا دوسروں سے بلند ہونا چاہئے۔ نمازوں کی ادائیگی کی طرف توجہ ہونی چاہئے۔ پانچ وقت نمازیں فرض ہیں لیکن مجھے پتہ ہے کہ بعض واقفین نو ایسے ہیں جو پانچ وقت نماز بھی نہیں پڑھتے۔ کوئی تین پڑھ رہا ہوتا ہے کوئی چار پڑھ رہا ہوتا ہے اور بہانے ہو جاتے ہیں، یہ سب نفس کے بہانے ہیں، ان کو دور کریں اور اس طرح باقی اخلاق جو ہیں وہ آپ کے بہت زیادہ اعلیٰ ہونے چاہئیں، دوسروں کی نسبت۔ سچائی آپ کا طرہ امتیاز ہو آپ کا خاص نشان ہو۔ کبھی کسی بھی معاملے میں جھوٹ نہیں بولنا چاہئے۔ پھر برداشت ہے۔ برداشت آجکل بہت کم ہوتی چلی جا رہی ہے دنیا میں اور صبر ہے یہ بھی آپ میں پیدا ہونا چاہئے تبھی آپ حقیقت میں فیلڈ میں جا کر اپنی خدمات کا صحیح استعمال کر سکتے ہیں بہر حال اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق دے۔

مجلس سوال و جواب

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کوئی بات پوچھنی ہے تو پوچھ لیں۔

ایک طالبعلم نے پوچھا کہ وہ میڈیسن میں داخلہ لینا چاہتا ہے تو حضور انور نے فرمایا میڈیسن میں داخلہ مل جاتا ہے تو لے لیں۔ اللہ کرے مل جائے۔ ڈاکٹر تو جتنے بھی بن جائیں اتنے کم ہیں۔ جس طرح ہمیں مربیان کی ضرورت ہے اسی طرح ڈاکٹرز اور ٹیچرز کی زیادہ ضرورت ہے اور باقی فیلڈ میں بھی اسی طرح ہے۔

ایک واقف نو نے سوال کیا کہ دسویں کلاس کے بعد جامعہ میں آنا چاہئے یا Abitur (ایف ایس سی) کے بعد تو اس پر حضور انور نے دریافت فرمایا جامعہ والوں کا کیا خیال ہے۔ پھر طالب علم کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کر سکتے ہو تو Abitur کر لو۔ بڑی اچھی بات ہے۔ ذرا Experience ہی ہو جائے گا۔ تھوڑے اور میچور ہو جاؤ گے۔ جامعہ میں داخلہ کے لئے تین طلباء نے دعا کی درخواست کی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ اللہ فضل کرے اگر اس قابل ہو گے تو انشاء اللہ سلیکٹ ہو جاؤ گے۔ اگر نیت نیک ہے۔ کافی لوگوں نے درخواست دی ہے اگر زیادہ ہوئے تو UK لے جائیں گے۔

ایک واقف نو نے اپنے شہر Gieben میں بیت کی جگہ مل جانے کے لئے دعا کی درخواست کی۔ حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ فضل فرمائے جگہ مل جائے۔

ایک واقف نو نے بتایا کہ اسے زبانوں میں دلچسپی ہے تو حضور انور نے دریافت فرمایا کس زبان میں دلچسپی ہے۔ طالب علم نے بتایا فرنچ اور انگریزی میں حضور انور نے فرمایا جرمن اچھی آتی ہے تو پھر انگلش میں کر لو۔ اگر انگلش میں دلچسپی ہے۔

ایک واقف نو نے بتایا کہ اس نے Abitur (ایف ایس سی) کیا ہے اور اسے دلچسپی آسٹرونومی اور فزکس میں ہے۔ حضور انور نے فرمایا فزکس والوں کو ہی آسٹرونومی میں داخلہ دیتے ہیں۔ ٹھیک ہے اگر دلچسپی ہے تو کر لو لیکن آسٹرونومی کر کے پھر آگے ماسٹرز بھی کرنا ہے۔ آگے پڑھنا ہے پھر۔ صرف ڈگری لے کر بیٹھ نہ جانا۔

ایک واقف نو نے بتایا کہ وہ اکنامکس کا Thesis لکھ رہا ہے جس کا موضوع "The Proposed free trade agreement between India and EU" اس پر حضور انور نے فرمایا انڈیا تو نئی Emerging اکانومی ہے وہ تو کھا جائے گی کچھ سالوں میں یورپ کو۔ فرمایا ٹھیک ہے کریں۔

جرمنی کی واقفات نو کے ساتھ کلاس

حضور انور نے مورخہ 19 جون 2011ء کو واقفات نو (لجنہ) جرمنی کی کلاس میں بھی شرکت فرمائی۔

اس کلاس میں جرمنی بھر سے 241 لجنہ واقفات نو نے شمولیت کی سعادت حاصل کی۔ یہ سب وہ واقفات نو تھیں جنہوں نے وکالت وقف نو کے جاری کردہ نصاب کے سالانہ امتحان میں جرمنی بھر میں بالترتیب 250 پوزیشنز حاصل کی تھیں۔

قرآن کریم کی تلاوت عزیزہ ساجدہ قریشی صاحبہ نے کی اور اس کا اردو ترجمہ عزیزہ ثمرہ منور نے پیش کیا۔

حدیث اور اس کی تشریح

اس کے بعد عزیزہ ہانیہ احمد صاحبہ نے درج ذیل حدیث پڑھی اور عزیزہ ہدیٰ نعیم نے اس کا ترجمہ پیش کیا۔

حضرت ابو امامہ باہلیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور دو آدمیوں کا ذکر کیا گیا۔ ان میں سے ایک عابد تھا اور دوسرا عالم۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسی میری فضیلت تم میں سے ایک معمولی آدمی پر ہے۔ یعنی دونوں میں بہت بڑا فرق ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ اور اس کے فرشتے، آسمان میں رہنے والے اور زمین میں رہنے والے، یہاں تک کہ چیونٹی جو بل میں ہے اور مچھلی جو پانی میں ہے یہ سب دعائیں مانگتے ہیں اس شخص کے لئے جو لوگوں کو بھلائی کی تعلیم دیتا ہے۔

اس حدیث کا ذکر کرتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ علم ایسا ہو جو لوگوں کو بھلائی کی تعلیم دینے والا ہو۔ لوگوں کے فائدہ کے لئے ہو۔ اس کا مطلب یہ نہ لے لینا کہ عبادت کی ضرورت نہیں پڑی اور علم حاصل کرو۔ بس نمازیں چھوڑ دو۔ اللہ تعالیٰ کا یہ حکم ہے کہ مقصد

پیدائش جو انسان کا ہے وہ عبادت ہے۔ آنحضرت ﷺ موقع کے لحاظ سے ارشاد فرماتے تھے۔ تو وہ موقع کے لحاظ سے اس ریفرنس میں کسی سے بات کی تھی کہ بعض عابد جو اپنے آپ کو عابد سمجھتے ہیں ان سے وہ بہتر ہیں۔ جو علم حاصل کرنے والے ہیں۔ علم حاصل کر کے اس پر عمل کرنے والے ہیں اور ایک حقیقی عالم جب علم حاصل کر کے اس پر عمل کرنے والے ہیں اور ایک حقیقی عالم جب علم حاصل کرتا ہے تو یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ عابد نہ بنے۔ وہ علم حاصل کرنے والا بھی ہوگا اور مخلوق کی خدمت کرنے والا بھی ہوگا اور علم کو پھیلانے والا بھی ہوگا تو یہ سوچ ہونی چاہئے۔ کل کو تم لوگ نمازیں چھوڑ کر نہ بیٹھ جانا۔

اس کے بعد عزیزہ مدیحہ احمد نے حضرت اقدس مسیح موعود کا منظوم کلام ؏

قرآن کتاب رحماں، سکھلائے راہ عرفاں

خوش الحانی سے پیش کیا۔

اس کے بعد عزیزہ عمرانہ احمد اور عزیزہ ھبہ اسلم نے مضمون علم کا سرچشمہ قرآن کریم پڑھا۔ بعد ازاں عزیزہ عائشہ نصرت اور عزیزہ ملاحت احمد نے مضمون علم کا سرچشمہ حدیث پیش کیا۔

اس کے بعد تنزیلہ ظفر اور عزیزہ ندرت نجم نے مضمون علم کا سرچشمہ کتب حضرت اقدس مسیح موعود پیش کیا۔ بعد ازاں عزیزہ عائشہ شاہین اور عزیزہ نبیلہ احمد نے مضمون علم کا سرچشمہ خطبات امام پیش کیا۔

نصائح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل نصائح فرمائیں۔

یہ ساری لجنہ پندرہ سال سے اوپر کی ہیں۔ پندرہ سال سے اوپر جو عمر ہے بڑی میچور عمر ہوتی ہے۔ کچھ دسویں کلاس سے چلی گئی ہوں گی۔ کچھ آبیٹور (Abitur) کر رہی ہے۔ کچھ یونیورسٹی میں چلی گئی ہیں۔ کچھ شادی شدہ بھی ہیں۔ میرا خیال ہے قرآنی احکامات کی باتیں ہو رہی ہیں تو قرآن کے احکامات میں حقوق اللہ اور حقوق العباد۔ اللہ کے حق اور بندے کے حق خاص طور پر بیان ہوئے۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا قرآن کریم میں سات سو حکم ہیں۔ بعض جگہ فرمایا پانچ سو حکم ہیں۔ لیکن اگر تفصیل سے دیکھا جائے تو اس سے بھی زیادہ احکامات ملتے ہیں۔ لیکن بعض احکامات کو ایک جگہ اکٹھا کر کے حضرت مسیح موعود نے سات سو حکم کہا ہے۔ لیکن قرآن کریم کے بیشمار احکام ہیں اس کے حکموں پہ عمل کرنا ہر ایک کے لئے ضروری ہے۔ مرد ہو یا عورت ہو۔ بعض حکم مردوں اور عورتوں کے لئے Common ہیں۔ بعض حکم ہیں جو عورتوں کے لئے مخصوص ہیں۔ بعض مردوں کو دیئے گئے ہیں قرآن کریم نے نماز روزہ زکوٰۃ حج اس قسم کی باتیں کی ہیں قربانی کی اور عبادات کی۔ یہ مردوں کے لئے بھی ہیں اور عورتوں کے لئے بھی لڑکیوں کے لئے بھی بچیوں کے لئے بھی۔ ہر ہوش مند (مومن) کے لئے اور آپ لوگ جو واقفات نو ہیں ان چیزوں پر پابندی تو کرنی ہے۔ اس کے علاوہ بعض احکامات ہیں وہ دیکھنے ہیں۔

نظریں نیچے رکھنے کا حکم

مثلاً یورپ میں رہتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں خاص طور پر پردے کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ یہ صرف عورتوں کو، لڑکیوں کو، بچوں کو بعض دفعہ غلط فہمی ہو جاتی ہے کہ صرف پردہ کا حکم ہمیں کیوں دیا گیا ہے۔ مردوں کو بھی کوئی حکم ہونا چاہئے پردے کا۔ حالانکہ جہاں اللہ تعالیٰ نے پردے کا حکم دیا ہے وہاں نظریں نیچی رکھنے کا پہلے حکم ہے کہ اپنی نظریں نیچی رکھو تاکہ تمہاری حیا ٹپکے۔ اس سے پہلی آیت میں مردوں کے لئے حکم دیا ہے کہ اپنی نظریں نیچی رکھو۔ بلاوجہ یونہی دائیں بائیں دیکھتے نہ جاؤ۔ ہر ایک عورت کی طرف نظر اٹھا کر نہ دیکھو۔ پہلے مرد کو حکم ہے پھر عورت کو حکم ہے کہ اپنی نظریں نیچی رکھے اور اپنی زینت ظاہر نہ کرے۔ پھر آگے اس کی تفصیل ہے کہ اپنے سروں کو ڈھانکو۔ اپنے جو جسم کے اعضاء ہیں ایسے جنہیں پردے کی ضرورت ہے جن کو مردوں سے چھپانے کی ضرورت ہے ان کو چھپاؤ۔ باہر ایسی زینت ظاہر نہ کرو جو تم اپنے ماں باپ، بھائی اور سگے رشتہ داروں کو دکھاتی ہو۔ تو باپ اور بھائی اور سگے رشتہ داروں میں چہرہ ہی ننگا ہوتا ہے ناں باقی ننگ تو ظاہر نہیں ہو رہا ہوتا۔ ہاتھ نظر آ رہے ہوتے ہیں۔ یا سر پہ دوپٹہ نہ ہو تب بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ چہرہ بھی نظر آ رہا ہوتا ہے۔ لیکن انسان باقی جسم مکمل طور پر باپ بھائی وغیرہ کے سامنے نہیں کرتا۔ ہر عقلمند انسان ایسا کرتا ہے۔ لیکن اس کے علاوہ جب باہر نکلو تو اس سے بڑھ کر تمہارا پردہ ہونا چاہئے۔ یہ حکم ہے۔

واقفات نو کو نصیحت کرتے ہوئے حضور نے فرمایا واقفات نو جو ہیں ان کو یہ مدنظر رکھنا چاہئے کہ اپنے ہر معاملے میں رول ماڈل بنیں۔ ایک نمونہ بننا ہے۔ اس لئے اس معاشرے میں جہاں پردے کا بڑا شور ہوتا ہے۔ پردے کو بھی جاری رکھنا ہے۔ اس کے ساتھ حیا کا پہلو بھی ہو۔

صرف حجاب لینے سے پردہ نہیں ہو جاتا۔ جب تک حیا نہیں ہوگی عورت، مرد لڑکے لڑکی کے آپس کے میل جول میں علیحدگی نہیں ہوگی۔ ایک بیریئر (Barear) ہونا چاہئے۔ کسی کو جرأت نہ ہو کہ غلط نظر ڈالے کسی لڑکی پر اور واقفات نو کے نمونے جو ہوں گے تو آئندہ دوسروں کی اصلاح کا باعث بننے والے ہوں گے۔ پس ہمیشہ یہ یاد رکھیں کہ آپ کا پردہ قرآنی حکم کے مطابق ہونا چاہئے کہ جب وہ باہر نکلے تو کسی قسم کی زینت اور حسن عورت کا لڑکی کا دوسروں کو نظر نہ آتا ہو۔ سر ڈھکا ہو، بالوں کا پردہ ہے، چہرے کا پردہ ہے۔ ضروری نہیں ہے کہ ناک بند کر کے ہی چلنا ہے۔ اگر میک اپ نہیں کیا ہوا، ٹھوڑی، ماتھا اور بالوں کا جو پردہ ہے وہ ٹھیک ہے لیکن اگر میک اپ کیا ہوا ہے تو بہرحال چہرہ چھپانا ہوگا۔ پھر اگلے معیار بڑھتے ہیں جو بعض لڑکیاں پاکستان سے آتی ہیں وہاں نقاب اور برقعہ پہن کر آتی ہیں یہاں آ کر اسکارف لینے لگ جاتی ہیں تو وہ غلط ہے۔ ایک اچھا معیار جو پردے کا اختیار کیا ہے تو اس کو قائم رکھنا چاہئے۔ اچھائی سے برائی کی طرف نیچے نہیں آنا چاہئے، معیار اوپر جانا چاہئے۔ افریقہ کا بھی پروگرام ہو رہا تھا لڑکوں میں۔ وہاں اگر مسلمان ہوتی ہیں مشرکوں میں سے، لامذہبوں میں سے، عیسائیوں میں سے تو ان کے پردے کا معیار بالکل نہیں ہے لیکن جب پردہ کرتی ہیں تو ان کے لئے لباس پہن لینا اور اپنے آپ کو ڈھانک لینا ہی بہت بڑا پردہ ہے۔ ان میں سے بعض جب ترقی کرتی ہیں روحانی لحاظ سے تو برقعے بھی پہنتی ہیں۔ تو ایک اچھی مومن کا، مومنہ کا جو لیول ہے اوپر جانا چاہئے۔ واقفات نو کو ہمیشہ یہ ذہن میں رکھنا چاہئے کہ یہ وہ نمونہ ہیں دوسروں کے لئے۔ آپ لوگوں کو دوسری بچیاں دوسری عورتیں دیکھتی ہیں۔ اگر آپ کے نمونے قائم نہیں ہوں گے تو کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ اب یہ جو کہتے ہیں جینز پہن لیتی ہیں عہدیدار یا عہدیداروں کی بچیاں اور یہ اور وہ۔ اگر آپ میں سے کوئی پہن لیتا ہے جینز، Skin جینز۔ سوال یہ ہے کہ ایسا لباس یعنی جینز پہننے میں کوئی حرج نہیں۔ لیکن کوئی بھی ایسا لباس جس سے جسم کے حصے یا اعضاء ظاہر ہوتے ہوں، تنگ لباس ہو وہ منع ہے۔ ہندوستان میں رواج ہے تنگ پائجامہ پہننے کا، لیکن جب باہر نکلتے ہیں تو برقعہ ہوتا ہے، لمبا کوٹ ہوتا ہے یا چادر ایسی ہونی چاہئے جس نے کم از کم گھٹنوں تک لپیٹا ہو۔ جینز اگر پہن لی، اگر لمبی قمیص ہے تو کوئی حرج نہیں۔ لیکن اگر جینز پہن کے چھوٹا بلاؤز ہے صرف سر پر حجاب لے کر باہر نکل آئی ہیں تو وہ بے فائدہ چیز ہے۔ کیونکہ سر کا پردہ تو آپ نے کر لیا جسم کا نہیں کیا اور حیا جو ہے وہ قائم رکھنا اصل مقصد ہے۔ حیا کے معیار بڑھنے چاہئیں۔ اصل چیز یہ ہے۔ عورت کا تقدس اسی میں ہے۔ بلکہ اب تو پچھلے دنوں ٹی وی پر ایک پروگرام غیروں کا آ رہا تھا مسلمانوں کا۔ کوئی عورتیں جو اب مسلمان ہوئی ہیں انہوں نے کہا ہے کہ ہم اپنے آپ کو ڈھانک کے زیادہ محفوظ محسوس کرتی ہیں۔ بلکہ ایک عیسائی انگریز عورت کا بھی اس میں بیان تھا کہ مرد جو پردے پردے کا شور مچاتے ہیں کہ ہم نے عورت کو آزادی دلوادی۔ حالانکہ مسلمان نہیں تھی وہ عیسائی جرنلسٹ ہے اس نے کہا کہ پردہ دیکھ کے اور یہ ساری باتیں سن کے میں سمجھتی ہوں کہ مغرب میں پردہ چھڑایا جا رہا ہے۔ مردوں نے اپنی عیاشی کے لئے، اپنی نظروں کی تسکین کے لئے چھڑایا ہے عورتوں کی آزادی کے لئے نہیں چھڑایا۔ اس لئے ہمیشہ یاد رکھیں کہ عورت کا ایک تقدس ہے، اس تقدس کو قائم رکھنا ہے۔ اس تقدس کو قائم رکھنے کی مثال واقفات نو نے بننا ہے ہر بارے میں ہر معاملے میں۔ کیونکہ پردہ آجکل ایشو ہے اس لئے میں نے اس کو چھیڑ دیا ہے۔ ہر چیز میں، عبادتوں میں آپ کا معیار اچھا ہونا چاہئے۔ دوسرے احکامات میں معیار اچھا ہونا چاہئے۔ جیسا کہ میں نے کہا حضرت مسیح موعود نے لکھا ہے کہ جو سات سو حکم کی پابندی نہیں کرتا، یہاں تک لکھا ہے کہ وہ میری جماعت میں سے نہیں۔ تو یہ تلاش کرنا آپ لوگوں کا کام ہے۔ تاکہ جس جس ماحول میں رہ رہی ہیں مختلف جگہوں پر، اس جگہ پر باقی احمدی لڑکیوں کے لئے بھی، باقی احمدی عورتوں کے لئے بھی آپ کے نمونے قائم ہوں۔ یہ سوچیں اور اگر یہ ہو جائے گا تو انشاء اللہ تعالیٰ آپ لوگ پھر انقلاب لانے والی بنیں گی''۔

اس کے بعد عزیزہ درعجم، قرۃ العین، عمیرہ حمید اور انعم باجوہ نے مبارک احمد ظفر صاحب کا ترانہ ؏

ہیں واقفات ہم وفا کے گیت گائیں گی

پڑھا۔ حضور انور نے فرمایا یہ جو ترانہ تم لوگوں نے سنا اور انجوائے کیا۔ یہ صرف انجوائے کرنے کی حد تک نہیں ہونا چاہئے۔ ترانے کا مطلب سمجھاتے ہوئے حضور انور نے فرمایا زمین و آسماں بنانا کیا ہے؟ نہ تو زمین نئی آ سکتی ہے اور نہ آسمان بن سکتا ہے۔ زمین بھی وہی رہنی ہے اور آسمان بھی وہی رہنا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک محاورہ ہے کہ جو معاشرے میں برائیاں پھیل گئی ہیں ان کو بدلنے کے لئے انبیاء آتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود اس زمانے میں اسی لئے آئے تھے اور کہتے ہیں کہ ایک نئی زمین و آسمان پیدا ہوگا۔ آنحضرت ﷺ اسی لئے آئے تھے کہ اس کام کو جاری رکھنے کے لئے۔ کچھ لوگ ایسے ہونے چاہئیں جو اپنی مثالیں قائم کرتے ہوئے اس معاشرے کی اصلاح کا باعث بنیں۔ پس واقفات نو جو ہیں نیا زمین و آسمان تبھی بنا سکتی ہیں۔ جب اس معاشرے کی اصلاح کا باعث بن جائیں اور اصل دین لاگو ہو، نہ یہ کہ روایات کو اختیار کر لیا جائے۔

سوال و جواب

واقفات نو کے مختلف سوالات کے حضور انور نے از راہ شفقت جوابات ارشاد فرمائے۔

باقی صفحہ 6 پر

مکرم شمشاد احمد ناصر صاحب امریکہ

حضرت میر داؤد احمد صاحب کی دلنشیں یادیں

(قسط دوم آخر)

چشم پوشی بھی اور اصلاح بھی

جامعہ میں تعلیم کے دوران خاکسار کو اشعار یاد کرنے میں دلچسپی تھی اس لئے بعض اوقات ہر قسم کا شعر سن کر یاد ہو جایا کرتا تھا۔ پھر چند اور طلباء بھی تھے جب ہم اکٹھے ہوتے تو جو نیا شعر سنا ہوتا یا یاد کیا ہوتا وہ ایک دوسرے کو سنا کر محظوظ ہوتے۔

ایک دفعہ گرمیوں کے دن تھے اور جامعہ کے امتحانات سر پر تھے۔ رات دیر گئے تک طلباء سٹڈی میں مصروف رہتے، پڑھائی کرتے کرتے جب تھکاوٹ محسوس ہوتی تو ہم تین چار دوست مل جاتے اور وہیں کھڑے کھڑے ایک دوسرے کو اشعار سنانا شروع کر دیتے تا کہ ذہنی تھکاوٹ دور ہو۔ جب میں شعر پڑھ رہا تھا، رات کا کوئی ساڑھے دس بجے کا وقت ہو گا تو اچانک محترم پرنسپل صاحب جو اس وقت جامعہ کا گشت کر رہے تھے نے میرے شعر پڑھنے پر کھنگورا مارا اور اپنی موجودگی کا احساس دلایا۔ یہ میرے لئے بہت بڑی Embarrassment تھی۔ خیر اتنے میں پرنسپل صاحب بالکل سامنے آ گئے اور فرمایا۔ شمشاد! شعر دوبارہ پڑھو، میں شرمندہ تھا، لیکن حوصلے کے ساتھ میں نے عرض کی۔ میر صاحب ایک غلطی تو میں نے خود کر دی۔ دوسری دفعہ غلطی آپ کروانے لگے ہیں۔ آپ خاموش ہو گئے۔

اگلے دن کلاس کے دوران، محمد سلیم صاحب آپ کی طرف سے ایک لفافہ لیکر آئے، کھولا تو اس میں درج تھا آپ آئندہ سے شعر نہ پڑھا کریں، جو وقت آپ شعروں کو یاد کرنے اور پڑھنے میں لگاتے ہیں وہ کسی اور عمدہ کام میں صرف کریں۔

خیر ہم نے شعر یاد کرنے اور سنانے بالکل چھوڑ دیئے، اور بات آئی گئی ہوگئی، لیکن بُرج کی نہر پر سالانہ پکنک تھی، محترم پرنسپل صاحب بھی تھے اور اس میں دوپہر کے وقت بعض اور بزرگ علماء جن میں حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری مجھے یاد ہیں بھی تشریف لائے ہوئے تھے، تو بیت بازی کا مقابلہ ہونے لگا۔

میں خاموشی کے ساتھ نظریں نیچی کئے ہوئے ایک طرف بیٹھا تھا۔ کہ اچانک پرنسپل صاحب نے خاکسار کو آواز دی شمشاد تم شعر کیوں نہیں پڑھتے؟ میں نے عرض کی کہ آپ نے ہی پابندی لگائی ہوئی ہے۔ ہنس کر فرمانے لگے کہ وہ تو ایک وقت کے لئے تھی۔ تمہارے امتحان سر پر تھے اور تم اشعار میں اپنا وقت ضائع کر رہے تھے۔ اس لئے پابندی لگائی تھی۔ تم شوق سے اشعار کہو۔

خاکسار نے اس طریق سے ہمیشہ ہی میدان عمل میں فائدہ اٹھایا ہے، جن دوستوں کو کسی امر سے متعلق توجہ دلانی مقصود ہوتی ہے، خاکسار بھی انہیں خط لکھ کر اطلاع کرتا ہے اور توجہ دلاتا ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت دفعہ اصلاح بھی ہو جاتی ہے۔

ایک دفعہ کسی بات پر خاکسار نے محترم پرنسپل صاحب کو کسی بات کا ذرا خشک سا جواب دے دیا۔ آپ نے فرمایا۔ شمشاد! تم سب کچھ بنو لیکن خشک مولوی نہ بننا!

شاہد کے امتحان میں بھی معجزانہ کامیابی

جامعہ سے فراغت اور شاہد کے امتحان میں کامیابی بھی ایک معجزہ اور خدا تعالیٰ کے فضل کا میرے لیے ایک بہت بڑا نشان تھا۔

ہوا یہ کہ ہماری کلاس نے 1973ء کے شروع میں درجہ شاہد کا امتحان دیا، جب رزلٹ آیا تو میں فیل تھا۔ کچھ دوستوں کی تو ایک دو مضامین میں کمپارٹمنٹ آ گئی۔ بہت پریشان ہوا اور بہت دعائیں کیں۔

خیر اس بات پر چند دن گزر گئے رزلٹ نکلنے کے بعد میں محترم میر صاحب کو شرمندگی کی وجہ سے ملنے بھی نہ گیا۔ ہفتہ عشرہ کے بعد مجھے محترم پرنسپل صاحب نے اپنے دفتر میں بلایا میں پریشانی کے عالم میں دفتر گیا دل میں طرح طرح کے خیالات جنم لینے لگے اب پتہ نہیں کیا ہوگا چنانچہ دفتر پہنچا۔ حسب سابق محترم پرنسپل صاحب نے مسکراتے ہوئے کھڑے ہو کر استقبال کیا، ایک ہاتھ میں کاغذ پکڑا ہوا تھا۔ کبھی وہ کاغذ میری طرف بڑھاتے اور کبھی کچھ کہنے کی کوشش بھی کرتے۔ خیر فرمایا یہ لو خود ہی پڑھ لو۔

میرا تو وہ کاغذ آپ کے ہاتھ میں دیکھ کر پہلے ہی رنگ فق ہو گیا تھا کہ نہ جانے اس میں کونسی سزا ہوگی کیونکہ شاہد امتحان میں فیل تھا۔ جب خط پڑھا تو میری آنکھوں سے آنسو نکل آئے۔ خط میں محترم پرنسپل صاحب نے مجھے لکھا کہ

آپ کو وکالت تعلیم کی طرف سے جامعہ احمدیہ 1973ء کے شاہد کے امتحان میں کامیاب قرار دیا گیا ہے۔ میں آپ کو اس پر مبارکباد دیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو احسن رنگ میں دین کی خدمت کی توفیق دے۔ آمین

(اصلی خط میرے پاس اس وقت موجود نہیں یہ اس کا خلاصہ ہے)۔

میں نے خط لے لیا اور محترم پرنسپل صاحب کے لئے بھی دعائیں کیں، کچھ دنوں بعد میں نے عرض کی کہ میر صاحب مجھے کچھ تو بتائیں کہ ہوا کیا تھا؟

فرمانے لگے کہ جب تمہاری کلاس کا رزلٹ آیا تو میں نے اپنے میز پر سامنے رکھ لیا اور وکالت تعلیم کو اطلاع دے دی کہ یہ رزلٹ ٹھیک ہے، اس کے مطابق اعلان کیا جا رہا ہے۔ لیکن جب اعلان ہو گیا تو کچھ دنوں کے بعد جبکہ رزلٹ ابھی میز پر سامنے ہی تھا میری نظر تمہارے نمبروں پر پڑی، تم سب مضامین میں پاس تھے، لیکن ٹوٹل میں غالباً ایک دو نمبروں کی وجہ سے کمی تھی اور یہی وجہ تمہارے فیل ہونے کی تھی۔ ادھر وکالت تعلیم کی طرف سے پرنسپل کو اختیار ہوتا ہے کہ جس طالب علم کو چاہیں کچھ نمبر دے کر اگر وہ پاس ہو سکتا ہو تو پاس کر دیں۔ رزلٹ کے اعلان کے وقت چونکہ میری نظر تمہارے نمبروں پر نہ پڑی تھی۔ بعد میں دیکھا کہ ایک دو نمبروں کی وجہ سے تمہیں فیل ہونا پڑا ہے جس کی وجہ سے میں نے وکالت تعلیم میں بار بار رابطہ کیا کہ یہ طالب علم پاس ہو سکتا ہے میں اس کو گریس مارکس دیتا ہوں۔ مگر وکیل التعلیم صاحب نہ مانے کہ رزلٹ آپ نے دیکھا، آپ نے منظور کر کے ہی ہمیں بھجوایا ہے، اس لئے اب آپ کچھ نہیں کر سکتے۔ میر صاحب نے مزید فرمایا لیکن مجھے شدید قلق تھا کہ میری تھوڑی سی غفلت کے نتیجہ میں ایک طالبعلم کو یہ تکلیف برداشت کرنی پڑ رہی ہے۔ چنانچہ میر صاحب نے فرمایا کہ اُس دن جب تمہیں میں نے دفتر بلا کر خط دیا تھا، اس وقت میں نے وکالت تعلیم سے درخواست کی تھی کہ اس میں طالب علم کا قصور نہیں ہے اگر سزا دینی ہے تو مجھے دیں نہ کہ طالبعلم کو۔! اس پر انہوں نے مجھے کہا کہ اچھا پھر آپ کیا چاہیں گے؟ میں نے کہا کہ میں اس طالبعلم کو پاس کرنا چاہتا ہوں۔ تو انہوں نے اجازت دے دی اور تمہیں پاس ہونے کی اطلاع کی۔

1973ء کے شروع ہی کا واقعہ ہے کہ جامعہ میں سالانہ کھیلیں مارچ کے مہینے میں ہوا کرتی تھیں اور یہ جامعہ کا بہت بڑا فنکشن ہوتا تھا، درجہ سادسہ کے طلباء کو سب میں حصہ لینا پڑتا تھا۔ ایک کھیل pillow fighting تکیہ جنگ بھی محترم میر صاحب نے رکھی، دو طلباء آمنے سامنے دوسرے کی گردن پر سوار ہو کر جنگ کرتے تھے، خیر جس دوست کے کندھوں پر خاکسار سوار ہوا۔ تو انہوں نے جیتنے کے بعد از راہ مذاق خاکسار کو نیچے گرا دیا۔ جس سے خاکسار کو پسلیوں میں شدید درد ہو گیا۔ خاکسار کو سخت تکلیف ہوئی۔ محترم میر داؤد احمد صاحب نے میری جو یہ تکلیف دیکھی تو آپ کو بہت رنج اور صدمہ ہوا۔

فوراً ایک جیپ میں ڈال کر خاکسار کو فضل عمر ہسپتال پہنچایا گیا جہاں ایکسرے اور علاج شروع ہو گیا نیچے گرنے سے خاکسار کے مسل پھٹ گئے تھے جس کی وجہ سے شدید درد تھا۔ فنکشن کے ختم ہونے پر محترم میر داؤد صاحب خود بیمار ہو گئے اور اتنے بیمار ہوئے کہ آپ کو پنڈی ہسپتال لے جایا گیا اور آپ وہاں زیر علاج ہو گئے۔ میری طبیعت کچھ سنبھلی تو ارادہ کیا کہ میں پنڈی جاؤں اور آپ کی مزاج پرسی اور تیمارداری کروں۔ میں محترم میر محمود احمد ناصر کے ساتھ پنڈی گیا، جب میں ان کے کمرے میں داخل ہوا تو مجھے دیکھتے ہی فوراً پوچھا شمشاد تم کیسے ہو تمہارا کیا حال ہے، مجھے تو یہاں بھی تمہارا فکر لگا ہوا تھا اور تمہارے لئے دعائیں کر رہا تھا۔ الحمد للہ تم خیریت سے ہو۔

آپ اپنی بیماری بھولے ہوئے تھے اور ایک ادنیٰ سے طالبعلم کے درد کو اتنا محسوس کیا کہ اس کے لئے دعائیں کر رہے ہیں اس کی خیریت کی فکر میں ہیں۔ بس پھر کیا تھا آپ کی بیماری بڑھتی گئی، علاج جاری رہا اور ایک دن آپ پنڈی سے واپس گھر بھی پہنچ گئے مگر صحت جواب دیتی جا رہی تھی۔

ایک دن نماز عشاء کے بعد خاکسار ڈیوٹی کے بعد جب گھر گیا ابھی گھر پہنچا ہی تھا کہ یہ ہولناک خبر ملی کہ آپ اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے ہیں اور خدا تعالیٰ کی تقدیر غالب آ گئی ہے۔

یوں تو سبھی قلوب غم و اندوہ سے لبریز تھے لیکن بالخصوص جامعہ احمدیہ کے طلباء و اساتذہ پر رقت و سوز کی جو کیفیت طاری تھی الفاظ میں بیان نہیں کی جا سکتی۔

ہم روزانہ بہشتی مقبرہ جاتے اور آپ کے مزار پر دعا کرتے۔

یہ 25/اپریل 1973ء کی بات تھی اور ہماری کلاس آپ کی آخری کلاس تھی۔ ہم نے 4,3 دن بعد جامعہ احمدیہ سے فارغ ہو کر میدان عمل میں جانا تھا۔

اس دوران جامعہ احمدیہ کے ہال میں آپ کی وفات پر جامعہ کے اساتذہ اور طلباء نے ریزولیشن بھی پاس کیا۔ اس میں صاحب صدر نے طلباء اور اساتذہ کو دعوت دی کہ وہ سٹیج پر آ کر آپ کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کریں۔ طلباء آتے اور خاموش کھڑے رہ کر اپنی آنکھوں کو آنسوؤں سے تر کرتے ہوئے چلے جاتے اور کسی میں بولنے کی کچھ بھی ہمت نہ تھی۔ مجھے یاد ہے کہ ہمارے ایک پروفیسر حضرت ماسٹر عطاء محمد صاحب آئے، کیا بتاؤں کہ انہوں نے آپ کی شان میں ایک نظم کہی، جس کا عنوان غالباً ''بلبل'' تھا۔ کہ

آپ اس جامعہ کے باغ کی بلبل اور رونق تھے۔ آپ روتے بھی جاتے تھے اور نظم بھی سناتے جاتے، اللہ ان کی بھی مغفرت فرمائے۔

الفضل میں آپ کے اوصاف حمیدہ کے بارے میں بہت سے بزرگوں نے مضامین لکھے جو پڑھنے کے قابل ہیں۔ محترم پروفیسر نصیر خان صاحب نے اپنے جذبات کا اظہار ''واہ میر صاحب'' کے عنوان سے کیا۔ اس کا کچھ حصہ یہاں نقل کرتا ہوں کہ مجھے بہت پسند ہے۔

''وہ حق کو حق اور ناحق کو ناحق سمجھنے اور کہنے والے تھے۔ ان کی نیکی کا تصور مثبت تھا۔ اللہ سے ان کی صلح اور شیطان سے ان کی جنگ تھی ...... وہ اچھے منتظم سے زیادہ، کہیں زیادہ اچھے انسان تھے۔ خوش خلق، ہمدرد، غمگسار و دوست نواز، ان کا سلیقہ، ان کا رکھ رکھاؤ، ان کی سوجھ بوجھ، ان کا تصور حسن، زندگی سے ان کی محبت کے آئینہ دار ہیں...... ایسے قانع، ایسے بہادر، ایسے نڈر کم دیکھنے میں آتے ہیں۔ وہ گوشت پوست کے چلتے پھرتے، کھاتے پیتے انسان تھے، ہنسنے ہنسانے والے، اچھی بات پر خوش ہونے والے اور بری بات سے بیزاری کا اظہار کرنے والے۔ مکروہ کو دیکھ کر کراہت کرنے والے اور نجس پر نفرین کرنے والے۔ موجودہ دور کے اخلاقی کوڑھ یعنی منافقت سے ان کا دامن پاک تھا۔ اگر وہ خوش تھے تو خوش تھے اگر ناراض تھے تو ناراض۔ انہوں نے ریاء کے بدلے صدق اور وفا کی۔ محبت کی۔ ان کی دلداری و غم گساری کی مگر آخر میں اپنی جواناں مرگ سے دوستوں کے دل کا چین چھین لے گئے''۔

(الفضل 28/ اپریل 1973ء)

بہت خوب لکھا اور حق لکھا۔ فجزاہ اللہ احسن الجزا۔

اگرچہ یہ سب چھوٹے چھوٹے واقعات ہیں لیکن میرے لئے ان سب میں سبق پنہاں ہیں۔ میں وہ خط نقل ضرور کرتا جو آپ درجہ شاہد کے دوران تعلیم مکمل کرنے سے متعلق طلباء کو تحریر کرتے تھے۔ لیکن وہ سیرت داؤد میں پہلے سے شائع شدہ ہے۔ (صفحہ 73 تا 76)

محترم میر داؤد صاحب یہ خط خود تحریر کرواتے پھر ان کی نقلیں بنوا کر ہر طالبعلم کا نام لکھ دیتے تھے۔ یہ خط آپ نے 12 ستمبر 1972ء کو لکھوا کر ہمیں دیا اور میرے پاس خدا تعالیٰ کے فضل سے اس کی اصل کاپی آج بھی موجود ہے، کیونکہ آپ نے اپنے خط میں لکھا۔

''منسلکہ ہدایات علیحدگی میں یکسوئی سے کم از کم تین دفعہ مطالعہ کریں اور انہیں اپنے پاس محفوظ رکھیں اور گاہے گاہے استحضار کیا کریں''۔

محترم میر داؤد احمد صاحب کو خدا تعالیٰ کے پیارے ہوئے قریباً 40 سال کا لمبا عرصہ گزر چکا ہے۔ مگر آپ کی یاد اور آپ کی شخصیت دل میں آج بھی زندہ ہے اور آپ کے ایک نالائق شاگرد کی حیثیت سے آپ کے لئے ہمیشہ دعا کی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور آپ نے جامعہ کے طلباء کو جو پیغام دیا خدا تعالیٰ مجھے بھی اس پر زندگی کے آخری لمحات تک عمل کرنے کی توفیق دے اور وہ پیغام یہ تھا۔

''(دین) کی فتح اور کامیابی کے لیے تمہارے خون کی ضرورت ہے، مجھے امید ہے کہ تم اس کے لئے ہمیشہ تیار اور آمادہ رہو گے''۔

خلافت کے ساتھ محبت اطاعت اور فدائیت کے بارے میں آپ نے خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع 1962ء میں یہ فرمایا!

''ہم سب اللہ تعالیٰ کی خاطر ایک تنظیم کی کڑی میں پروئے گئے ہیں یہ کوئی دنیوی تنظیم نہیں بلکہ خدا کے مقرر کردہ خلیفہ نے ہمیں ایک خاص مقصد کے لئے کھڑا کیا ہے یہ خوش قسمتی اس وقت کسی دوسری قوم یا کسی اور جماعت کو حاصل نہیں۔ اگر ہم اس پر شکر کے سجدے کرتے ہوئے اپنی ناک بھی گھسا دیں تو بھی کم ہوگا اس لئے ہماری ذمہ داری بہت بڑھ جاتی ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ حضور کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اور ہر ارشاد کو پورا کرنے کے لئے تیار رہیں''۔

(سیرت داؤد صفحہ 107,106)

شہداء کے پسماندگان سے سلوک

شہدائے جنگ موتہ کے پسماندگان سے بھی حضرت محمد ﷺ نے بہترین حسن سلوک کیا آپ کے چچازاد حضرت جعفرؓ طیار بھی اس جنگ میں شہید ہوئے تھے۔ رسول کریمؐ بنفس نفیس حضرت جعفرؓ کے گھر ان کی شہادت کی خبر دینے تشریف لے گئے۔

حضرت جعفرؓ کی بیوہ حضرت اسماءؓ بنت عمیس کا بیان ہے۔ ''جب جعفر اور ان کے ساتھیوں کی شہادت کی خبر آئی تو آنحضرت ﷺ ہمارے گھر تشریف لائے۔ میں گھر کے کام کاج آٹا وغیرہ گوندھنے کے بعد بچوں کو نہلا دھلا کر فارغ ہوئی ہی تھی۔ آپؐ نے فرمایا کہ جعفر کے بچوں کو میرے پاس لاؤ۔ میں انہیں رسول اللہؐ کے پاس لے آئی۔ آپؐ نے ان کو گلے لگایا اور پیار کیا آپؐ کی آنکھوں میں آنسو اُمڈ آئے۔ اسماءؓ کہتی ہیں میں نے گھبرا کر عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپؐ پر قربان۔ آپؐ کس وجہ سے روتے ہیں؟ کیا جعفرؓ اور ان کے ساتھیوں کے بارہ میں کوئی خبر آئی ہے؟ آپؐ نے فرمایا ہاں وہ آج شہید ہوگئے۔ حضرت اسماءؓ کہتی ہیں میں اس اچانک خبر کو سن کر چیخنے لگی۔ دیگر عورتیں بھی افسوس کے لئے ہمارے گھر اکٹھی ہوگئیں۔ رسول کریم ﷺ اپنے گھر تشریف لے گئے اور ہدایت فرمائی کہ ''جعفر کے گھر والوں کا خیال رکھنا اور انہیں کھانا وغیرہ بنا کر بھجوانا کیونکہ اس صدمہ کی وجہ سے انہیں مصروفیت ہوگئی ہے۔''

حضرت شعبیؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت اسماءؓ کو شہادت جعفرؓ کی اطلاع دے کر ان کے حال پر چھوڑ دیا تا کہ وہ آنسو بہا کر غم غلط کرلیں۔ پھر آپؐ دوبارہ ان کے ہاں تشریف لائے اور تعزیت فرمائی اور بچوں کے لئے دعا کی۔

(مسند احمد جلد 6 صفحہ 372، منتخب کنز العمال برحاشیہ مسند جلد 5 ص 156)

تیسرے روز آپ پھر حضرت جعفرؓ کے گھر تشریف لے گئے اور فرمایا کہ ''بس اب آج کے بعد میرے بھائی پر مزید نہیں رونا''۔ آپؐ نے ان کے یتیم بچوں کی کفالت کا انتظام وانصرام اپنے ذمہ لے لیا اور ان کی بیوہ سے فرمایا کہ میرے بھائی کے بیٹے میرے پاس لاؤ۔ حضرت جعفرؓ کے بیٹے عبداللہ کا بیان ہے کہ ''ہمیں رسول اللہؐ کے پاس اس طرح لایا گیا جیسے مرغی کے چوزے پکڑ کر لائے جاتے ہیں۔ آپؐ نے حجام کو بلوایا ہمارے بال وغیرہ کٹوائے اور ہمیں تیار کروایا۔ بہت محبت و پیار کا سلوک کیا اور فرمایا ''جعفر طیار کا بیٹا محمد تو ہمارے چچا ابو طالب سے خوب مشابہ ہے اور دوسرا بیٹا اپنے باپ کی طرح شکل اور رنگ ڈھنگ میں مجھ سے مشابہ ہے۔ پھر میرا ہاتھ پکڑا اور گویا خدا تعالیٰ کے سپرد کرتے ہوئے درد دل سے یہ دعا کی۔ ''اے اللہ جعفر کے اہل و عیال کا خود حافظ و ناصر ہو'' اور میری (عبداللہ کی) تجارت میں برکت کیلئے بھی دعا کی۔

ایک مرتبہ ہماری والدہ اسماءؓ نے رسول اللہؐ کی خدمت میں ہماری یتیمی کا ذکر کیا تو آپؐ نے انہیں تسلی دلاتے ہوئے فرمایا کبھی ان بچوں کے فقر و فاقہ کا خوف مت کرنا میں نہ صرف اس دنیا میں ان کا ذمہ دار ہوں بلکہ اگلے جہاں میں بھی ان کا دوست اور ولی ہوں گا۔ (مسند احمد جلد 1 ص 204)

بقیہ صفحہ 4

ایک واقفہ نو نے دعا کی درخواست کی اپنے گھر والوں کے لئے اور اپنے ایبی ٹور (ایف ایس سی) مکمل ہونے کے لئے۔ حضور نے فرمایا اللہ فضل کرے اب کوئی سوال کرو۔

تصویر کھنچوانے کی حکمت

ایک واقفہ نو نے اپنے لکھے ہوئے اشعار سنانے کی اجازت مانگی جو پیارے آقا نے ازراہ شفقت عطا کی۔ اس کے بعد ایک واقفہ نو نے سوال پوچھا کہ جو پمفلٹ جماعت کی طرف سے تقسیم ہوتے ہیں، بعض اوقات غیر لوگ انہیں نیچے پھینک دیتے ہیں اور بے ادبی ہوتی ہے اگر تصاویر نہ چھاپی جائیں تو بہتر ہوگا۔ حضور نے فرمایا جہاں اس طرح کی صورتحال ہو میں نے کہا ہے کہ تصاویر نہ چھاپا کریں۔ صرف میسج (Message) دے دیا کریں۔ بات یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود نے لکھا ہے کہ میں نے اپنی تصویر اس لئے کھنچوائی کہ یورپ کے لوگوں میں ایک قیافہ شناسی ہوتی ہے۔ دیکھ کے پہچان لیتے ہیں۔ تو اس چہرے کو دیکھنے کی وجہ سے پہچان لیں۔ تو ظاہر ہے جب وہ تصویر جائے گی ہر ایک جو دیکھنے والے ہوں گے۔ کچھ ایسے بھی ہوں گے جو اس کا صحیح استعمال نہیں کریں گے اس کے باوجود حضرت مسیح موعود نے تصویر کھنچوائی۔ اگر چھوٹی تصویر حضرت مسیح موعود کی لگ جائے تو کوئی حرج نہیں۔ کچھ لوگوں کی اصلاح کا ذریعہ بن جائے۔ کچھ لوگوں کو صحیح رستہ دکھانے کا ذریعہ بن جائے۔ لیکن بہرحال عموماً تو یہ لوگ ایک وقت تک ہی لٹریچر کو رکھتے ہیں۔ یہاں کی بات کیا کر رہی ہو پاکستان میں لوگ جو احمدی ہیں ان کے گھروں میں بعض دفعہ میں نے دیکھا ہے کہ رسالے، کتابیں اور تصویریں نیچے پڑی ہوتی ہیں کوڑے کے ڈھیروں میں، تو اس لئے یا تو اس کو شریڈ کر دینا چاہیئے یا جلا دینا چاہیئے۔ لیکن بہرحال اس میسج میں چھوٹی سی تصویر دی جاسکتی ہے۔ یہ دیکھ لو کہ ایسے لوگ ہوں کہ دے کس کو رہے ہو تو تم لوگ۔ کچھ پمفلٹ ایسے بھی بنے ہیں جن میں تصویریں نہیں تھیں۔ تو زیادہ تصویریں نہیں ہونی چاہئیں۔ ایک آدھ تصویر ہو جائے تو ٹھیک ہے۔

ایک واقفہ نو نے نظم سنانے کی خواہش کا اظہار کیا۔ حضور نے فرمایا وقت کم ہے دو اشعار سنا دو۔ اس نے درثمین سے ''جمال و حسن قرآں'' کے دو اشعار سنائے۔

نکاح فارم ایک اہم دستاویز ہے

(اس کو انتہائی احتیاط سے پر کریں)

نکاح فارم نہایت اہم دستاویز ہے۔ اس کو انتہائی احتیاط سے پُر کرنا چاہئے۔ کسی سرکاری دفتر میں ایسا کام ہو جہاں ازدواجی حیثیت کو ظاہر کرنا ہو جیسے شناختی کارڈ بنواتے ہوئے یا کسی ایمبیسی کا کیس ہو اسی نکاح فارم کی ضرورت پڑتی ہے۔ جہاں اس کی اہمیت بہت زیادہ ہوگئی ہے وہاں ہمارا بھی فرض ہے کہ ہم پوری ذمہ داری کے ساتھ اس کو پُر کریں۔ اگر نکاح فارم پُر کرتے ہوئے درج ذیل باتوں کا خیال رکھا جائے تو بہت سے مسائل خود بخود حل ہو جاتے ہیں۔

(1) ہدایات کا وہ صفحہ جو ہر نکاح فارم کی کاپی کے ساتھ لگا ہوتا ہے اچھی طرح پڑھ لیا جائے اور اس میں لکھی ہوئی ہدایات کے مطابق فارم پُر کیا جائے تو کئی قسم کی دقتوں سے بچا جا سکتا ہے۔

(2) لڑکے اور لڑکی کا نام لکھتے ہوئے تمام کوائف (نام/ولدیت/تاریخ پیدائش وغیرہ) برتھ سرٹیفکیٹ/شناختی کارڈ اور پاسپورٹ کے مطابق لکھے جائیں۔ خاص طور پر نام درست لکھا جائے۔

(3) تاریخ پیدائش لکھتے ہوئے سرکاری کاغذات کو مدنظر رکھا جائے۔ جس کاغذ کی بنیاد پر آپ نے اپنے تمام سرکاری کاغذات تیار کئے ہیں یا کروانے ہیں اسی کے مطابق نکاح فارموں پر تاریخ پیدائش لکھی جائے۔

(4) تحریر صاف اور خوشخط ہو۔ کالی سیاہی استعمال کی جائے۔ کٹنگ نہ کی جائے اور نہ ہی بلینکو وغیرہ یا مٹانے کے لئے کوئی ایسی چیز استعمال کی جائے جس سے فارم مشکوک ہوتا ہو۔ اگر کسی وجہ سے کوئی ایسی غلطی ہوگئی ہے تو بہتر ہے کہ نکاح سے قبل سارا نکاح فارم دوبارہ پر کر لیا جائے۔ تھوڑی سی دیر آپ کو بڑی پریشانی سے بچا سکتی ہے۔

(5) نکاح کے بعد فارم پر کسی غلطی کی صورت میں قطعاً اس پر کوئی کسی بھی قسم کی تبدیلی از خود نہ کریں بلکہ نظارت سے رجوع کریں اور باقاعدہ درخواست دے کر طریقہ کار کے مطابق اس پر تبدیلی کروائیں۔ اگر آپ نے خود نکاح فارموں پر تبدیلی کر لی اور اس کو کسی جگہ پیش کر دیا۔ جب اس نکاح فارم کی تصدیق دفتر سے کی جائے گی تو دفتر اس کی تصدیق نہیں کرے گا۔ جس کی وجہ سے آپ کو کافی پریشانی کا سامنا کرنا پڑے گا پھر اس معاملے میں دفتر بھی آپ سے کسی قسم کا تعاون نہیں کرے گا۔

ان تمام پیچیدگیوں سے بچنے کے لئے بہتر ہے کہ نکاح فارم کو پر کرتے ہوئے انتہائی احتیاط کی جائے اور تمام کوائف سرکاری کاغذات کے مطابق لکھے جائیں اور کوشش کی جائے کہ اعلان نکاح سے مناسب وقت پہلے نکاح فارم مکمل کر لیا جائے تا کہ تمام ضروری کاغذات کو دیکھا جا سکے۔ اگر کوئی کمی یا خامی پائی جائے تو درستی کے لئے وقت کی گنجائش ہو۔ اگر کسی معاملے میں کوئی دقت یا پریشانی ہو تو دفتر سے راہنمائی لینے میں بھی آسانی ہو۔ نظارت سے رابطے کے لئے نکاح فارموں پر ہی نظارت رشتہ ناطہ کا پوسٹل ایڈریس، فون نمبر اور فیکس نمبر لکھا ہوا ہے کسی بھی ذریعہ سے رابطہ کر کے راہنمائی لی جا سکتی ہے۔

(ناظر اصلاح وارشاد رشتہ ناطہ)

مستحق طلبہ کی امداد

علم کا فروغ اور اس کی روشنی دنیا میں پھیلانا دین حق کا بنیادی مشن ہے۔ بانی اسلام حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو خدائے عزوجل نے پہلی وحی میں فرمایا اِقْرَا....... کہ پڑھ اللہ کے نام سے جس نے تجھے پیدا کیا۔'' آپ ﷺ نے فروغ علم کے لئے بے پناہ جدوجہد کی۔ آپ ﷺ نے تحصیل علم کو جہاد قرار دیا، یہاں تک فرما دیا کہ علم حاصل کرو خواہ تمہیں چین ہی کیوں نہ جانا پڑے، پھر فرمایا کہ پنگھوڑے سے قبر تک علم حاصل کرو۔

آپ کے عاشق صادق سیدنا حضرت مسیح موعود نے تو خدا تعالیٰ سے خبر پا کر ہمیں یہ نوید دی کہ

''میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے...''

(تجلیات الٰہیہ۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 409)

علم و معرفت میں کمال حاصل کرنا اب صرف احمدی کی شان ہوگا جس کی زندہ مثال ڈاکٹر عبدالسلام ہیں۔ ہمیں تو ہزاروں ڈاکٹر عبدالسلام چاہئیں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے فرمایا

''اگر ہم اپنی غفلت کے نتیجہ میں اچھے دماغوں کو ضائع کر دیں تو اس سے بڑھ کر اور کوئی ظلم نہیں ہوگا۔ پس جو طلبہ ہونہار اور ذہین ہیں ان کو بچپن سے ہی اپنی نگرانی میں لے لینا چاہئے اور انہیں کامیاب انجام تک پہنچانا جماعت کا فرض ہے۔''

(خطبات ناصر جلد اوّل صفحہ 85)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا

''اگر کوئی بچہ مالی کمزوری کی وجہ سے تعلیم حاصل نہیں کر رہا تو جماعت کو بتائیں، مجھے بتائیں، کوئی بچہ مالی کمزوری کی وجہ سے تعلیم سے محروم نہیں رہے گا۔ لیکن بچوں کو تعلیم سے محروم رکھنا ان پر ظلم ہے''

(مشعل راہ جلد پنجم حصہ اوّل صفحہ نمبر 145)

اسی طرح آپ نے مزید فرمایا

''طلبہ کی امداد کا ایک فنڈ ہے۔ تعلیم بھی بہت مہنگی ہو چکی ہے۔ اگر طلبہ اور والدین بچوں کے پاس ہونے کے موقع پر اس مد میں بھی رقم دیں تو کئی مستحق طلبہ کی مدد ہو سکتی ہے۔ اگر ہر طالب علم سال میں دس پندرہ پاؤنڈ ہی دے تو غریب ملکوں میں ایک طالبعلم کے سال بھر کی کاپیوں کتابوں کا خرچ پورا ہو سکتا ہے۔''

(الفضل انٹرنیشنل 26 اکتوبر 2007)

پس آیئے! حضرت مسیح موعود کے مشن کو پورا کرنے کے لئے خلفاء کے ارشادات پر والہانہ لبیک کہتے ہوئے ہم بھی اس کار خیر میں کچھ حصہ ڈالیں۔ جماعت میں بہت سے ایسے افراد جو غربت کی وجہ سے اپنے بچوں کی پڑھائی کے اخراجات نہ اٹھا سکتے ہیں ایسے مستحق اور غریب طلبہ کیلئے صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں ایک شعبہ ''امداد طلبہ'' کے نام سے قائم ہے۔ اس کے ذریعہ امسال یکم جولائی 2010 سے جون 2011 تک 7379 طلباء/ طالبات کو وظائف اور 302 طلباء/ طالبات کو کتب مہیا کر چکے ہیں۔

یہ شعبہ مخیّر احباب کی طرف سے ملنے والے عطیات اور مالی معاونت سے ہی چل رہا ہے۔ اس شعبہ کے تحت سینکڑوں طلباء و طالبات اپنی تعلیم جاری رکھے ہوئے ہیں۔ یہ قوم درج ذیل صورتوں میں خرچ کی جاتی ہیں۔

1:۔ سالانہ داخلہ جات ،2:۔ ماہوار ٹیوشن فیس 3:۔ درسی کتب کی فراہمی، 4:۔ فوٹو کاپی مقالہ جات، 5:۔ دیگر تعلیمی ضروریات

پاکستان میں فی طالب علم اوسطاً سالانہ اخراجات اس طرح سے ہیں۔

1۔ پرائمری و سیکنڈری 8 ہزار روپے سالانہ سے 10 ہزار روپے تک

2۔ کالج لیول 24 ہزار روپے سالانہ سے 36 ہزار روپے تک

3۔ بی ایس سی۔ ایم ایس سی و دیگر پروفیشنل ادارہ جات ایک لاکھ سے 3 لاکھ روپے تک

سینکڑوں طلبہ کو اس شعبہ کے تحت امداد فراہم کی جاتی ہے لیکن اس وقت اس شعبہ پر بے انتہا مالی بوجھ ہے۔ جس کیلئے عطیات کی فوری ضرورت ہے۔ آپ سے درخواست ہے کہ اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور اپنے حلقہ احباب میں بھی موثر رنگ میں تحریک فرماویں کہ اس شعبہ کیلئے دل کھول کر حصہ ڈالیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے خلوص میں بے انتہا برکت ڈالے۔ آمین

یہ عطیہ جات براہ راست نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی مد ''امداد طلبہ'' میں بھجوائے جا سکتے ہیں۔

فون: 0092 47 6215 448

موبائل: 0092 321 7700833

0092 333 6706649

E-mail:

assistance@nazarattleem.org

URL: www.nazarattaleem.org

(نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم)

خبریں

ہوائی جہاز چھوٹے بچوں کے سکول میں تبدیل

جارجیا میں ایک بڑے ہوائی جہاز کو چھوٹے بچوں کے سکول میں تبدیل کر دیا گیا ہے، بتایا گیا ہے کہ گری چیپزے نامی ایک ٹیچر اس جہاز کو خرید کر جارجین شہر رستاوی میں لایا جہاں اس نے جہاز کے اندرونی حصے کو مکمل طور ایک کلاس روم میں تبدیل کر دیا، ٹیچر نے جہاز کے اندر کلاس روم کی اشیاء اور کھلونے رکھ دیئے جبکہ جہاز کے کاک پٹ کو تبدیل نہیں کیا اور یونہی چھوڑ دیا جس کی وجہ سے بچے جہاز میں پڑھنے اور کھیلنے کے ساتھ ساتھ کاک پٹ میں بیٹھ کر جہاز کے اصل بٹنوں سے بھی کھیل سکتے ہیں، جہاز کے کاک پٹ میں تقریباً 1500 بٹن ہیں جن سے ایک وقت میں 15 بچے کھیل سکتے ہیں، جہاز کے اندرونی ڈھانچے کو سکول کے مطابق تبدیل کرنے میں کئی ماہ لگے اور ٹیچر کا کہنا ہے کہ ابتدائی طور پر اس کے اس خیال کو پسند نہیں کیا گیا۔

(روزنامہ دنیا 13 جنوری 2013ء)

جنگی قلعہ، جنگ کیلئے یا چھٹیاں منانے کیلئے؟

جنوبی برطانیہ کے سمندر میں موجود جنگی قلعے کو ایک شاندار ہوٹل میں تبدیل کر دیا گیا ہے، جس پر تیس لاکھ پاؤنڈز لاگت آئی ہے۔ 134 سال پرانا یہ قلعہ ساحل سے آدھا میل دور سمندر میں کھڑا ہے اور اس کے اندر جانے تک کشتی کا سفر کرنا پڑتا ہے۔ اس قلعے میں ایک رات کا کرایہ 350 پاؤنڈ ہے، اس میں نو کمرے، ایک بار، ایک بالکونی، گیم کھیلنے کیلئے ایک ٹیبل اور ریسٹورنٹ موجود ہے۔ قلعے میں سمندر کا نظارہ کرنے کیلئے ایک کمرہ بھی موجود ہے۔ قلعے کو ہوٹل میں تبدیل کرتے وقت اس کے بہت سے حصے ویسے ہی رکھے گئے ہیں تاہم کچھ حصوں کو اس انداز میں تبدیل کیا گیا ہے کہ وہ نئے ڈیزائن میں ایڈجسٹ ہوسکیں۔ یہ قلعہ تو ہے لیکن جنگ لڑنے کیلئے نہیں بلکہ چھٹیاں منانے کیلئے۔

(روزنامہ دنیا 22 دسمبر 2012ء)

محبت تکلیف کا اثر کم کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے

محبت ہر مرض کی دوا ہے۔ حال ہی میں ایک امریکی یونیورسٹی میں دماغی امراض پر تحقیق کرنے والے سائنسدانوں نے انکشاف کیا ہے کہ محبت ہر تکلیف کا اثر زائل کرنے کی بہترین صلاحیت رکھتی ہے۔ سائنسدانوں کا کہنا ہے کہ تکلیف کے دوران کسی پیارے کی تصویر یا خیال درد کا اثر مندمل کر دیتا ہے۔ 15 طلباء پر کی جانے والی اس تحقیق کے بعد سائنسدانوں نے انکشاف کیا ہے کہ کسی اپنے کے پیار کا احساس اور خیال دماغ کے اس حصے پر انتہائی مثبت اثرات مرتب کرتا ہے جو درد کو محسوس کرتا ہے۔

(روزنامہ دنیا 24 جنوری 2013ء)

فنگر پرنٹ سینسر کی خصوصیت کے ساتھ آئی فون 6 رواں سال لانچ ہوگا

سمارٹ فونز کی دنیا میں ایپل کے آئی فونز نے ٹیکنالوجی کے دلدادہ لوگوں میں بے شمار مقبولیت حاصل کی ہے جس کے اب تک 5 ماڈلز ریلیز کئے جا چکے ہیں اور اب آئی فون 6 رواں سال جون یا جولائی میں مارکیٹ میں آنے کا امکان ظاہر کیا جا رہا ہے جس میں فنگر پرنٹس کو موبائل سیکیورٹی کوڈ کے طور پر استعمال کیا جا سکے گا۔ ساتھ ساتھ آئی فون 6 کے کیمرے کو بھی مزید بہتر بنایا گیا ہے۔

(روزنامہ دنیا 24 جنوری 2013ء)

سائنسدان کائنات کا درجہ حرارت ماپنے میں کامیاب ہو گئے

سائنسدان کائنات کا درجہ حرارت ماپنے میں کامیاب ہو گئے ہیں، اس مقصد کیلئے سائنسدانوں نے کامن ویلتھ اینڈ انڈسٹریل ریسرچ آرگنائزیشن کی ریڈیو ٹیلی سکوپ کو استعمال کیا جس نے کائنات کے درجہ حرارت اور بگ بینگ کے بعد بتدریج ٹھنڈا ہونے کی طرف بھی رہنمائی کی۔ سائنسدانوں نے کائنات کی موجودہ عمر سے نصف عمر کے وقت کا درجہ حرارت ماپا ہے جس کے بعد یہ جاننے میں رہنمائی ملے گی کہ 13 ارب 77 کروڑ سال میں کائنات کس طرح ٹھنڈی ہوئی۔ سائنس دانوں نے 7.2 بلین نوری سال کے فاصلے پر ایک گمنام گلیکسی میں گیس کا مطالعہ کیا۔ اس گمنام گلیکسی کے عقب میں انتہائی طاقتور قواسر پایا گیا جس سے ریڈیائی لہریں اس گمنام گلیکسی کو پار کر کے آتی ہیں اس عمل میں گیس مالیکیولز ریڈ لہروں کی کچھ توانائی جذب کر لیتے ہیں اور یہ پرنٹ ریڈیو ویوز پر نمایاں ہو جاتے ہیں۔ انہیں کی مدد سے آسٹرانومرز گیس کے درجہ حرارت کی پیمائش کرنے میں کامیاب ہوئے، سائنسدانوں کا کہنا ہے کہ کائنات کا درجہ حرارت تقریباً منفی 450 فارن ہائٹ (منفی 268 سینٹی گریڈ) ہے۔ تاہم چند ارب سال پہلے کائنات آج سے زیادہ گرم تھی۔

(روزنامہ دنیا 25 جنوری 2013ء)

ربوہ میں طلوع وغروب 16۔فروری	
طلوع فجر	5:23
طلوع آفتاب	6:48
زوال آفتاب	12:23
غروب آفتاب	5:57

☆☆ مرزا برادرز لاء ایسوسی ایٹس ☆☆
ہر قسم کے ڈاکومنٹس، رجسٹری، مختار نامہ، بیع نامہ، اقرار نامہ، ہبہ نامہ، بجلی، پانی، گیس کیلئے اشٹام دستیاب ہیں
کمپوزنگ: انگلش، اردو، عربی ٹرانسلیشن: دستاویزات، شناختی کارڈ، برتھ سرٹیفکیٹ، نکاح فارم
بیان حلفی ڈومیسائل، پولیس رپورٹ، اسلحہ وڈرائیونگ لائسنس، لیٹ اندراج، برتھ وڈیتھ سرٹیفکیٹ
(اوتھ کمشنر+نوٹری پبلک) تصدیق کروائیں فارن آفس کی معلومات حاصل کریں
گاڑیوں کی رجسٹریشن اور ٹرانسفر کیلئے رہنمائی حاصل کریں E-Mail:-inammirza84@gmail.com
انعام مرزا:- 0332-4258195 چیمبر نمبر-2 احاطہ عدالت ربوہ چناب نگر

سلطان آٹو سٹور+ورکشاپ
ڈینٹنگ پینٹنگ مکینیکل ورکس
ہر قسم کی گاڑیوں کی خرید وفروخت کی جاتی ہے
ہر قسم کی گاڑیوں کے پارٹس دستیاب ہیں
429 بی پاک بلاک لنک وحدت روڈ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
فواد احمد: 0333-4100733
لقمان احمد: 0333-4232956

AHMAD MONEY CHANGER
We Deal in All Foreign Currencies
You are always Welcome to:
PREMIER EXCHANGE CO.'B' PVT. LTD. State Bank Licence No.11
Chief Executive: Basharat Ahmad Sheikh
Head Office: B-1 Raheem Complex, Main Market, Gulberg II Lahore
Tell: 35757230,35713728,35752796,35713421,35750480
Fax: 35760222 E-mail: amcgul@yahoo.com

HAROON'S HAROON'S HAROON'S HAROON'S HAROON'S
HAROON'S HAROON'S HAROON'S HAROON'S
HAROON'S HAROON'S HAROON'S
Islambad Pndi Lahore

FRS RABWAH
اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
فیوچر ریس سکول ربوہ
یورپین طرز تعلیم، کوئی ہوم ورک نہیں۔
گزشتہ سال پرائمری بورڈ میں شاندار رزلٹ
نرسری تا ہفتم داخلے جاری ہیں۔
دارالصدر شرقی عقب فضل عمر ہسپتال ربوہ
فون: 047-6213194 موبائل 0332-7057097

زد جام عشق
زد جام عشق خاص کستوری والی
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

ارشد بھٹی پراپرٹی ایجنسی
لاہور، اسلام آباد، ربوہ اور ربوہ کے گردونواح میں پلاٹ مکان زرعی وکمرشل زمین خرید وفروخت کی بااعتماد ایجنسی 0333-9795338
بلال مارکیٹ بالمقابل ریلوے لائن ربوہ فون دفتر: 6212764
گھر: 6211379 موبائل 0300-7715840

FR-10